سوال

(323) دیور اور دوسری بیوی کی بیٹی کی موجوگی میں لاولد عورت کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، ایک تو اس کی زندگی میں فوت ہوگئی، اس کے بطن سے پیدا ہونے والی ایک بیٹی زندہ ہے، اس کی دوسری بیوی لاولد ہے، اب وہ آدمی فوت ہو چکا ہے اور اس کا ایک بھائی بھی زندہ ہے، جائیداد کی تقسیم کیسے کی جائے گی، کیا بیوی کو لاولد ہونے کی وجہ سے چوتھا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم فرائض میں جو حصص میں کمی بیشی ہوتی ہے وہ میت کے ساتھ پسماندگان کی نسبت کی وجہ سے ہے، یعنی خاوند جو فوت ہوا ہے اگر وہ صاحب اولاد تھا تو اس کی بیوی یا بیویوں کو آٹھواں حصہ ملتا ہے اور اگر وہ لاولد ہے تو ایک بیوی یا متعدد بیویوں کو چوتھا حصہ دیا جاتا ہے، اس صورت میں بیوی کے صاحب اولاد یا لاولد ہونے سے ان کے حصص پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے، اسی طرح جو وارث متوفی کی زندگی میں فوت ہو جائے وہ بھی ترکہ سے کچھ حصہ نہیں پاتا، اس وضاحت کے بعد صورت مسؤلہ میں جائیداد کی تقسیم حسب ذیل طریقہ سے ہوگی۔

میت کی بیٹی کو نصف ترکہ ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن كَانَتْ وَٰحِدَةً فَلَهَا ٱلنِّصْفُ ۚ [1]

''اگر ایک بیٹی ہے تو اسے ترکہ سے نصف ملے گا۔''

لاولد بیوی کو کل جائیداد سے آٹھواں حصہ دیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ [2]

''اگر تمہاری اولاد ہے تو بیویوں کو ترکہ سے آٹھواں حصہ دیا جائے۔''

جو بیوی، خاوند کی وفات سے پہلے فوت ہو چکی ہے، اسے کچھ بھی نہیں ملے گا بلکہ وہ محروم ہے۔ آسانی کے پیش نظر کل جائیداد کے چوبیس حصے کر لیے جائیں، ان میں نصف یعنی بارہ حصے لڑکی کے لیے ہیں اور کل جائیداد کا آٹھواں حصہ یعنی تین حصے اس کی لاولد بیوی کو دیئے جائیں، بارہ اور تین کے مجموعہ پندرہ کو چوبیس سے منہا کر کے باقی نو حصے بھائی کو مل جائیں

گے، اگر میت کے ذمہ قرض ہے یا اس نے وصیت کی ہے تو قرض کی ادائیگی اور وصیت کا اجراء تقسیم سے پہلے ہو گا جب کہ وصیت کسی صورت میں ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو، مذکورہ تفصیل کے مطابق جائیداد کو تقسیم کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]النساء/۴: ۱۱۔

[2]النساء/۴: ۱۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:283

محدث فتویٰ